

واقعہ کربلا کی یاد

کربلا وہ اکلوتا واقعہ ہے جس کی یاد عہد بہ عہد، صدی بصدی، سال بسال، دن بہ دن، صبح و شام منائی جاتی ہے۔ یہی نہیں، یہ یاد زمان و مکان کی ظاہری و باطنی محدودیت سے بھی آزاد ہے۔ اس کے مقابلہ پر تاریخ آدم و عالم کا کوئی واقعہ نہیں آسکتا ہے۔ آخر اس سب کا راز کیا ہے؟ اس کا مجملہ جواب اپنی نظر میں معرکہ کربلا (انقلاب حسینی) کی عصری توانائی ہے۔ (یہاں 'عصری' کی معنویت کسی ایک عصر تک محدود نہیں ہے، بلکہ ہر عصر پر محیط ہے۔) اس توانائی کے دو پہلو کہے جاسکتے ہیں، جو بنیادی طور سے ایک ہی ہے۔ یعنی اسلامی لحاظ سے اور انسانیت کے اعتبار سے ویسے اسلام اور انسانیت میں حد فاصل قائم نہیں کی جاسکتی، کم از کم کربلا کی حد تک۔ پھر بھی اگر کسی صاحب رائے کو کسی ایک نام سے رزرویشن ہے، تو دو نام لینے میں کیا جاتا ہے، دو پہلو کہنے میں کیا حرج!!

اپنی نظر اس راز تک کیسے پہنچی، یہ بھی بتاتے چلیں، اپنے اہل نظر قارئین کرام سے کیا پردہ ہے۔ یوں بھی یہ کوتاہ نظر مفلس علم و آگہی اس معاملہ میں اپنی نظر کے لئے دانشورانہ ملکیت کے حق (Intellectual Property Right) کا مدعی بھی نہیں ہے۔ خیر اپنی نظر اس راز تک پہنچی تو قرآن کریم کے سورہ 'عصر' کے سہارے۔ مفسرین ذوی الاحترام کی رائے ہمیں نہیں معلوم (امید ہے جاہل مسئلہ سمجھ کر مفتیان کرام ہمیں تفسیر بالرائے میں ماخوذ نہ فرمائیں گے۔) ہمیں تو لگتا ہے، کربلا اس سورہ کی بھرپور عملی تفسیر ہے۔ (یہاں 'تفسیر' کہنے پر اعتراض ہو تو 'مظہر' کہہ لیا جائے۔)

کربلا میں جدھر دیکھئے، انسانی شکل کا بھیڑ یا دھنسان دکھائی دیا۔ اس کے ہر فرد نے جان داؤں پر نہیں لگائی بلکہ اگر کسی کے پاس متاع ایمان سے کچھ تھا بھی تو اسے لٹا دیا اور ہاتھ کچھ بھی نہ آیا۔ وہ جو سہاؤ نے وعدے تھے وہ لبھاؤ نے جھانسنے سے زیادہ ثابت نہ ہوئے۔ کربلا کے بعد جو منظر نامہ مرتب ہوا اس میں ان میں کسی کو بھی اپنی دودن کی زندگی میں دنیا میں سر اٹھا کے چلنا نصیب نہ ہوا۔ "لفی خسر" کے یہی معنی ہیں۔ اس بھیڑ بھاڑ میں 'الا' کے حصار میں ایک جماعت بھی دکھائی دی جو ایمان و عمل صالح کی مثال بنی ہوئی حق و صبر کی وصیت کو عملی جامہ پہناتی ہوئی ملتی ہے۔ انہوں نے بھی بظاہر جان گنوائی مگر حیات جاوداں مول لے لی۔ اس حیات کا شعور نہ رکھنے والی دنیا میں بھی ان کا نام سرخروی کی علامت بن گیا۔ ان کی سرخروی کی معراج وقت عصر سے شروع ہوئی اور ہر عصر (زمانہ) پر چھا گئی۔ زمانہ ان کے ایمان و عمل صالح و وصیت حق و صبر، کی مثال لاندہ سکا۔

ان کے لازوال کارنامے کی مثال ہر عصر کو تحریک و توانائی دیتی رہی۔ آج کے عصری حالات بھی اسی انداز کے ہو چکے ہیں، اس کے حل کے لئے ہماری نظر کربلا کی ہی طرف اٹھتی ہے۔ اس کی عصری توانائی عصر حاضر کی بھی مشکل آسان کر سکتی ہے۔

ہماری عصری جبین نیاز ان کے آگے خم ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں، آج ایک یزید نہیں ہے، بے شمار یزید ہیں جو دنیا کے جسموں پر ہی نہیں روح و جان (نفسیات) پر حاکم ہو چلے ہیں، لیکن ہمیں مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، ایک 'حسینیت' سارے یزیدوں کا قصہ تمام کرنے کو کافی ہے۔ خدا ہمیں حسینیت سے وابستگی کی توفیق عنایت فرمائے۔

شعاع عمل کا تازہ شمارہ کربلا کو عصری ابلاغی خراج عقیدت کے طور پر ناظرین کرام کی نذر ہے۔ آگے اس کے نثری و منظوم نگارشات آپ سے ہم کلام ہیں۔

م۔ ر۔ عابد